

حضراتِ 'مولانا صوفی محمد' اور 'مولانا نور الہدی' کا سانحہ رحلت

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وعلى آلہ وصحابہ ومن والاد، أما بعد

قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ: إِنَّمَا يَحْشَى لِلَّهِ مِنْ عَبَادِهِ الْعَلَمَاءُ... (سورة الفاطر: ۲۸)

"اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں۔"

حضرت مولانا صوفی محمد نور اللہ مرقدہ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا نور الہدی نور اللہ مرقدہ کی وفات پر ہم پوری امت مسلمہ اور بالخصوص پاکستان میں بننے والے اہل ایمان اور آپ دونوں حضرات کے اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر حرم فرمائیں، ان کے درجات میں اضافہ فرمائیں، ان کی قبروں کو بقعہ نور بنائیں اور ان کا معاملہ انہیاء، صدقیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

مولانا صوفی محمد صاحب رحمہ اللہ ایک نامور جہادی شخصیت تھے۔ مولانا صوفی محمد صاحب نے اپنی کھولت کے زمانے میں روی جاریت کا مقابلہ کرنے کے لیے جہاد کے لیے افغانستان تشریف لے گئے۔ افغانستان میں جہادی ضربوں کے نتیجے میں روس کی پسپائی کے بعد مولانا صوفی محمد صاحب پاکستان دوبارہ تشریف لے آئے اور پاکستان میں نفاذِ شریعت کی مبارک محنت میں سرگرم عمل ہو گئے، آپ نے اس محنت میں جبوري طرزِ سیاست کی شرعی نکتہ نگاہ سے مخالفت کی اور زور دیا کہ اس طرزِ جدوجہد سے نظامِ باطل کو تقویت تو مل رہی ہے، لیکن اس طرز سے اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ بعد ازاں امارتِ اسلامیہ افغانستان پر امریکی محلے کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک بار پھر آپ اپنی صلاحیتوں، وسائل اور جان کے ساتھ، امارتِ اسلامیہ کا دفاع کرنے کے لیے افغانستان پہنچنے اور بر سر جہاد ہو گئے۔

مولانا صوفی محمد رحمہ اللہ نے طویل زمانے تک نفاذِ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش جاری رکھی اور اسی اثناء میں جب سوات کے مجاہدین نے نفاذِ شریعت کا مطالبہ کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اپنی کوششیں سوات کے مجاہدین کے ساتھ معمق فرمادیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود آپ نفاذِ شریعت کی جدوجہد میں مگن رہے اور نفاذِ شریعت کے مطالبے اور جہاد فی سبیل اللہ ہی کے بُرجم کی پاداش میں مولانا صوفی محمد کو پاکستان کے خفیہ اداروں اور فوج نے قید کر دیا۔

کئی سال جیل میں کاٹنے کے سبب آپ کی صحت بگڑتی گئی اور آپ کی جان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے سو اس نقصان کے اندیشے کے سبب عمومی مراجحت کے خوف سے حکومت و فوج نے آپ کو رہا کیا۔ لیکن جیل کی صعوبتوں کے سبب آپ کی صحت رُوبہ زوال رہی اور طویل علاالت کے بعد آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعة۔

شیخ الحدیث مولانا نور الہدی صاحب اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، اسی کے احکام پر جھکنے والے، حق کو ہزار مغلکوں اور آzmanکوں کے باوجود بیانگ دلیل بیان کرنے والے عالمِ دین تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے امت مسلمہ کے مابین نزاعی معاملات کو ختم کرنے کے لیے کوششیں فرمائیں، جہاد اور نصرتِ جہاد کے لیے اپنے جان و مال، اپنے بیان اور اپنے قلم کو وقف فرمایا۔ مولانا نور الہدی صاحب رحمہ اللہ نے ایسے زمانے میں جہاد و قتال کی تائید فرمائی اور استشهادی رفتائی حملوں کا حکم شرعی بیان فرمایا جب اس عزیم و عظیم جہادی کارروائی کرنے والوں کو سرکاری و درباری بیانیوں کے ذریعے مطعون اور اس عمل کو امریکی اشاروں پر 'غیر قانونی رحراں' قرار دیا جا رہا تھا۔

مولانا نور الہدی رحمہ اللہ مجاہدین سے بے پناہ محبت رکھنے والے تھے اور آپ نے کئی بار امراءِ جہاد کے سامنے اپنے آپ کو سمع و طاعت کے لیے پیش کیا اور صعوبتوں بھری بھرت کے لیے مصروف ہے۔ کئی بار میادِ دین جہاد میں اپنی پیرانہ سالی کے باوجود کٹھن سفر طے کر کے تشریف لائے۔

مولانا نور الہدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور وفات خود اس امر پر دلیل ہیں کہ موت و حیات کا مالک، تکلیف اور راحت دینے والا صرف ایک اللہ رب العالمین ہے۔ جملی بیانیوں پر دستخط نہ کر کے آپ نے یہ ثابت کیا کہ اللہ ہی ہے کہ جس کی حاکیت ہے اور موت کا وقت بھی معین ہے۔ مولانا نور الہدی صاحب کا معاملہ حضرت خالد ابن الولید رضی اللہ عنہ کے فرمان (کے مفہوم) کے مصدق رہا، ”میں دنیا بھر کے بزرگوں سے کہتا ہوں کہ جنگ (جہاد) کا مطلب موت نہیں ہے۔ اگر جنگ (جہاد) کا مطلب موت ہوتا تو میں خالد بن ستر پر جان نہ دے رہا ہوتا!“۔ رحمۃ اللہ رحمۃ واسعة۔

ان دونوں حضرات کی زندگی اس بات کی گواہی ہے کہ اگر اعلائے کلمۃ اللہ کی جدوجہد اور جس ریاست میں اسلام نافذ نہ ہو وہاں شریعت کے نفاذ کی پکار پر لبیک کہنے سے موت آتی تو مولانا صوفی محمد صاحب مولانا نور الہدی صاحب اپنی طبعی موت کے سبب انتقال نہ فرماتے۔

حضرات مولانا صوفی محمد صاحب اور مولانا نور الہدی صاحب کی جہادی کوششوں اور نفاذِ شریعت کی محتتوں میں علمائے کرام کے لیے جرأتِ انہصار و بیان حق کا سبق ہے۔ ان دونوں پیرانہ سال مجاہد حضرات کی زندگی بورڑھوں کے لیے تحریض اور جوانوں کے لیے غیرت کا پیغام لیے ہوئے ہے۔ اللہ پاک ان حضرات سے راضی ہو جائے اور اہل ایمان کو شریعت کی بہاریں دکھلانے کے لیے علماء، داعیین دین اور مجاہدین کو خصوصاً اور مسلمان عوام کو عموماً اپنی صلاحیتیں کھپانے والا بنائے، آمین یا رب العالمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين. وصلى الله على نبينا محمد۔